



اَللّٰ جَلّٰ لِيْتِ كَا 'اِيْلَاء' سَالِ يَا دُو سَالِ كَلِّ لِيْلَ وَا كَرْتَا تَهَا ۖ بَعْدَ اَزَا اَللّٰ تَعَالٰى نَۙ اَسْ كِي مَدْت مَعِيْن كَر دِي ۖ چَنانچَ ۖ جَس شَخْص كَا اِيْلَاء چَار مَۙ سَۙ كَم ۖ وَا وَا اِيْلَاء شَمَار نَۙ مِيں ۖ وَا گَا ۖ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اَللّٰ جَلّٰ لِيْتِ كَا 'اِيْلَاء' سَالِ يَا دُو سَالِ كَلِّ لِيْلَ وَا كَرْتَا تَهَا ۖ بَعْدَ اَزَا اَللّٰ تَعَالٰى نَۙ اَسْ كِي مَدْت مَعِيْن كَر دِي ۖ چَنانچَ ۖ جَس شَخْص كَا اِيْلَاء چَار مَۙ سَۙ كَم ۖ وَا وَا اِيْلَاء شَمَار نَۙ مِيں ۖ وَا گَا ۖ

[مچھلے (اس کے بارے میں) شیخ البانی رحمہ اللہ کا کوئی حکم نہیں ملا] [اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے - اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے - اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اَللّٰ جَلّٰ لِيْتِ كَا 'اِيْلَاء' سَالِ يَا دُو سَالِ كَلِّ لِيْلَ وَا كَرْتَا تَهَا ۖ بَعْدَ اَزَا اَللّٰ تَعَالٰى نَۙ اَسْ كِي مَدْت مَعِيْن كَر دِي ۖ چَنانچَ ۖ جَس شَخْص كَا اِيْلَاء چَار مَۙ سَۙ كَم ۖ وَا وَا اِيْلَاء شَمَار نَۙ مِيں ۖ وَا گَا ۖ کی بعثت سے پہلے کہ لوگ اپنی بیویوں سے ایک سال یا دو سال کے لیے 'ایلاء' کیا کرتے تھے بالکل ایسے ہی جیسے وہ طلاق بھی تین سے زیادہ دیا کرتے تھے پھر جوں جی عدت ختم ہونے کے قریب آتی تو آدمی اپنی بیوی سے رجوع کر لیتا اور پھر اسے طلاق دے دیتا 'ایلاء' بھی اسی طرح تھا اور اس سے عورتوں کو بہت زیادہ تکلیف پہنچتی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مہیاں بیوی کے لیے ایک معین مدت مقرر فرما دی یعنی چار ماہ جس میں آدمی 'ایلاء' کرنے والا سمجھا جائے گا جو شخص اس مدت سے زیادہ کے لیے ایلاء کرتا ہے وہ یا تو طلاق دے دے یا پھر اپنی بیوی سے رجوع کر لے اور جو چار ماہ سے کم کے لیے ایلاء کرتا ہے اس کا یہ ایلاء (شرعی) ایلاء نہیں ہے وہ گاہے بگاہے ایلاء ہے اور جو اپنی بیوی کی تادیب اور اس کی اصلاح کے لیے کیا کرتا ہے اور اس کا وہ حکم نہیں ہوتا جو (شرعی و اصطلاحی) ایلاء کا ہوتا ہے

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/58153>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

